عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

ازافادات: حضرت اقدس مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم، مہتمم دارالعلوم دیوبند
مرتب: عبدالرشید طلحہ نعمانی

اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ تمام انسانوں میں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد فضیلت میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کا درجہ ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگرچہ معصوم نہیں تھے؛ مگران سے جو بھی گناہ (جانے انجانے میں کسی حکمت و مصلحت سے) سرزد ہوئے، اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما کر تمام کو بلا تفریق اپنی رضا کا پروانہ عطا فرما یا، لہٰذا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں میں کرنا چاہیے اوران کے تئیں زبان طعن دراز کرنے سے بچنا چاہیے۔

صحابہ پوری امت کے لیے باعث امن:

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا، رات کا وقت تھا، آسمان پر تارے کھلے ہوئے تھے، آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور آپ اکثر آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے، اکثر سر اٹھانا تو جبریل امین کی آمد کے انتظار میں ہوتا تھا؛ مگر اس وقت نگاہ اٹھائی تو فرمایا کہ ستارے آسمان کے لیے امن کا سبب ہیں، آسمان کے لیے حفاظت کا سبب ہیں، جب آسمان میں ستارے چمک رہے ہیں، آسمان محفوظ ہے، اگر ستارے چلے جائیں گے تو آسمان پر وہ حالت پیش آئے گی؛ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اس کا تذکرہ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ، اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کے اندر ہے۔ جب قیامت آئے گی یہ سارے ستارے جھڑ جائیں گے، چاند، سورج ٹوٹ پھوٹ جائیں گے، اور پھر آسمان بھی اسی طریقے سے ریزہ ریزہ ہو جائے گا جس طرح دھنی ہوئی روئی ہوتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں اپنے صحابہ کے لیے امن کا ذریعہ ہوں، جب تک میں ہوں میرے صحابہ محفوظ ہیں، ان کی عزت اور ناموس پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا، اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ حالات آئیں

گے جس سے ان کو ڈرایا گیا ہے، حضور ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی کہ ایسے ایسے حالات اور طرح طرح کے فتنے پیش آئیں گے ۔مزید فرمایا کہ میرے صحابہ امت کے لیے باعث حفاظت ہیں اور جب صحابہ نہیں رہیں گے تو میری امت پر وہ حالات آئیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے، یا جن سے ڈرایا جارہا ہے۔

غور کیجئے کہ جو حیثیت رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کے مقابلے میں اپنی قرار دی ہے وہی حیثیت صحابہ کرامؓ کی پوری امت کے مقابلے میں بتلائی ہے۔ جیسے آپ نے فرمایا کہ میں اپنے صحابہ کے لیے امن کی پناہ گاہ ہوں اسی طرح باقی پوری امت کے لیے صحابہ کرام کو ذریعہ امن قرار دیا ۔

:ہماری بڑی نیکی بھی صحابہ کی چھوٹی نیکی کا مقابلہ نہیں کر سکتی

امتِ مسلمہ میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا درجہ و مرتبہ اس قدر اعلیٰ وارفع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم نے خبردار فرمایا کہ تم میں سے کسی اعلیٰ ترین فرد کی بڑی سے بڑی نیکی صحابی کی ادنی ترین نیکی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضرت خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) اور عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد بن ولید نے عبدالرحمٰن بن عوف کو کچھ برا کہا۔تب رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم نے فرمایا :

میرے اصحاب میں سے کسی کو برامت کہو،اس لیے کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے (خرچ کردہ) ایک مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔(صحیح مسلم)

: سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے

: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میری امت کا بہترین طبقہ وہ لوگ ہیں جو کہ میرے زمانے والے ہیں۔ پھر وہ جوان کے بعد والے (تابعین) ہیں۔ اور پھر ۔ وہ جو ان کے بعد والے (تبع تابعین) ہیں

حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے بعد دو (زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا](صحیح بخاری

: صحابہ کی شان میں گستاخی

صحابہ کو برا بھلا کہنے والوں کے ساتھ ہمارا کیا معاملہ ہونا چاہیئے ؟اس سلسلہ میں خود حضور ﷺ کی ہدایت موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو یہ کہہ دو کہ اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر (پر۔ تمہارے شر یعنی تمہارے صحابہ کو برا کہنے کی وجہ سے جو تمہارا شر ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ (ترمذی

یاد رکھیے ! کسی پر بھی نام لے کر لعنت بھیجنا شریعت میں جائز نہیں ہے۔ عمل پر لعنت بھیجی جاتی ہے، لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡفَاسِقِیۡنَ، لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَافِرِیۡنَ لعنت ہے فسق کرنے والوں پر، لعنت ہے کفار پر ۔ وغیرہ

لیکن نام لے کر کہ فلاں شخص پر لعنت ہے اس سے منع کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے والا اتنا بڑا بد بخت ہے کہ مخاطب کر کے ان پر لعنت بھیجنے کو رسول اللہ ﷺ کہہ رہے ہیں۔ یہاں دوسرا کوئی امکان ہے ہی نہیں، یقینی طور پر برا کہنے والا مستحق لعنت ہے۔ صحابہ کرامؓ کی ذات اس کی بُری باتوں سے جو ان کی طرف کر رہا ہے بالکل پاک اور مبرا ہیں۔

: صحابہ قائد بنا کر اٹھائے جائیں گے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا کوئی صحابی کسی سرزمین میں وفات پائے گا تو قیامت کے دن اس جگہ کا قائد بن کر اور ان کے لیے روشنی بن کر اٹھایا جائے گا۔ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد دین کی دعوت لے کر سارے عالم میں پھیل گئے، جہاں تک ان کی سواریاں جاسکتی تھیں اور ان کی کشتیاں جاسکتی تھیں اللہ کے کلمے کو لے کر وہ چار دانگ عالم میں پھیل گئے۔ جہاں گئے وہیں کے ہو کر رہ گئے، آپ فرماتے ہیں کہ جس صحابی کی جس سرزمین پر وفات ہوئی جب قیامت قائم ہو گی اور وہ صحابی وہاں کے لوگوں کے لیے ایمان کا ذریعہ بنے، ان کی ہدایت کا سبب بنے جب قیامت کے دن اٹھائیں جائیں گے تو اس پوری قوم کے قائد ہوں گے، سربراہ ہوں گے، ایک صحابی کے پیچھے پوری پوری امت چل رہی ہو گی، پوری پوری قوم چل رہی ہو گی، کیوں کہ دنیاوی طور سے ان کی ہدایت کا ذریعہ بنے تھے۔

: صحابہ کی افضیلت کے مختلف درجات

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد فضیلت و مراتب کے لحاظ سے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم ہی کا درجہ و مرتبہ ہے۔

''اور تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) عادل ہیں ''الصحابہ کلھم عدول
!

صفتِ عدالت میں یکساں ہونے کے باوجود صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے مابین فرقِ مراتب ایک مسلمہ حققت ہے؛ جس کی پوری تفصیل عقائد اور علم الکلام کی کتابوں میں دلائل کے ساتھ موجود ہے، عام مسلمانوں کو مختصراً اتنا علم ضرور ہونا چاہئے کہ ---

فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہونے والے فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والوں سے افضل ہیں

فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہونے والوں میں وہ صحابہ افضل ہیں جو صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے

صلح حدیبیہ کے شرکاء میں سے وہ صحابہ افضل ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے

غزوہ بدر والوں میں سب سے افضل حضراتِ عشرہ مبشرہ ہیں

اور عشرہ مبشرہ میں خلفائے راشدین (علی الترتیب حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم) افضل ہیں

اور خلفائے راشدین میں افضل شخصیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے۔

اہل سنت والجماعت کی توضیح:

اہل سنت والجماعت کو سمجھئے کہ کیا چیز ہے؟ بدقسمتی سے آج اس ٹائٹل کو اہل بدعت نے اختیار کر لیا اور وہ اہل سنت و الجماعت بن بیٹھے، اہل سنت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرام کے آخری دور میں کچھ باطل فرقے وجود میں آئے، جن میں خوارج کی ایک جماعت تھی، معتزلہ کی ایک جماعت تھی، شیعہ کی ایک جماعت تھی، جس کو روافض بھی کہا جاتا ہے، یہ عام مسلمانوں سے اپنے عقیدے اور عمل کے اعتبار سے کٹے ہوئے تھے، تو ان کے مقابلے میں جو صحابہ کرام کو ماننے والے تھے، وہ اہل سنت کہلاتے تھے، اہل سنت والجماعت اس کو کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پچھلی امتیں بہتّر فرقوں میں بٹ گئیں اور میری امت تہتّر میں بٹے گی تمام کے تمام لوگ جہنم میں جائیں گے سوائے ایک جماعت کے، تو صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ! وہ ایک جماعت کون ہو گی؟ تو آپ نے فرمایا مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ وہ جماعت جو اس طریقے پر ہو گی جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔ تو آپ جس طریقے پر ہیں اس کا نام ہوا سنت اور جماعت صحابہ سے لیا گیا ہے جماعت۔ تو اہل سنت والجماعت کا مطلب یہ ہوا کہ وہ جماعت جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے طریقے پر ہے۔ اس لیے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی یہ سب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے طریقے پر ہیں؛ اس لیے ان کی آپس میں تقسیم نہیں ہو گی، سب اہل سنت والجماعت ہیں۔

ہاں صحابہ سے کٹنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے صحابہ سے اختلاف کیا، صحابہ کے عمل سے اختلاف کیا، ان کے فیصلوں سے انحراف کیا، وہ جماعت اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔